سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف رہی Bedsore کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے — کل حضور نے فجی سے آئے ہوئے ایک طالب علم سے ملاقات فرمائی اور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دو مبلغین اسلام کی روانگی

مکرم مولوی عبدالشکور صاحب اور مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے ۱۱ جون بروز جمعرات بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ دوستوں سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (نائب وکیل التبشیر)

درخواست دعا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایم۔ اے عربی ابتدائی و فائنل کا امتحان تعلیم الاسلام کالج ربوہ سنٹر میں ۵ جون سے شروع ہے۔ احباب و بزرگان جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے طلبا اور طالبات کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین۔ بشارت الرحمن ایم۔ اے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی قابل قدر جماعت ملی جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی

یہ جماعت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیرت انگیز قوت قدسیہ ہی کا نتیجہ تھی

"اوائل صدر اسلام میں جبکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کو وہ قوت قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے۔ آپ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ نہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس کو پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہیں۔ تاہم وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں ہم نے مبالغہ کیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جماعت تو ایسی شریر کج فہم تھی کہ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو پتھراؤ کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کر بیٹھتے تھے۔ توریت کو پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی حالت کیسی تھی وہ ایک سنگدل قوم تھی۔ کیا توریت میں ان کو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہاں تو سرکش ٹیڑھی شریر وغیرہ لکھا ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت اس سے بدتر تھی۔ جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے خود حضرت عیسےٰ اپنی جماعت کو لالچی اور بے ایمان کہتے رہے بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو تو تم میں یہ برکات ہوں۔ . . . . مگر برخلاف اس کے جو جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی اور جس نے آپ کی قوت قدسی سے اثر پایا تھا اس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اس کا سبب کیا ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعوےٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لیکر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۹ جون سے ۱۵ جون تک جاری رہے گا

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں (پری میڈیکل، پری انجنیئرنگ اور آرٹس) کلاس کا داخلہ ۹ جون ۱۹۶۴ء سے شروع ہو کر ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔ انٹرویو روزانہ ۷½ بجے صبح سے دس بجے قبل دوپہر تک ہوگا۔ میٹرک میں ۷۰۰ سے اوپر (وظیفہ کی حد تک) نمبر لینے والے طالب علموں کو پوری فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔ انٹرویو کے وقت والد / گارڈین کا ہونا ضروری ہے۔ پرووژنل اور کیریکٹر سرٹیفیکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کیا جائے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۴ء

ہفت روزہ "شہاب" ۱۳ مئی ۶۴ء پر تبصرہ

(۲)

ان بیانات میں مودودی صاحب نے "قادیانیت" کا نسخہ بھی استعمال کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ آپ اپنی کتابوں اور تحریروں کے مفہوم کے تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"ان تحریروں کا اصل مدعا ان اقتباسات سے نہیں سمجھا جا سکتا جو پوری عبارتوں میں سے الگ نکال نکال کر قادیانی اور منکرین حدیث پیش کر رہے ہیں اور ان کو الٹے معنی پہنا رہے ہیں بلکہ ان کا صحیح مدعا تمام متعلقہ مضامین کو بتمام و کمال پڑھنے ہی سے سمجھا جا سکتا ہے۔" (شہاب ۱۳/۵/۶۴ صفحہ ۲)

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے جو اقتباسات پیش کئے ہیں مودودی صاحب اور ان کے مددگار ان کے دوسرے معنی کر کے دکھائیں۔ مودودی صاحب شق ۵ میں فرماتے ہیں:۔

"کسی مصنف کی تحریروں سے کوئی ایسا مدعا برآمد کرنا جو خود مصنف کی اپنی واضح تصریحات کے خلاف ہو درحقیقت ایک کھلی ہوئی بددیانتی ہے۔ میرے متعلق کوئی شخص یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں تقسیم ملک اور قیامِ پاکستان کا مخالف تھا جبکہ میں نے خود ہی تین کتابیں دو قومی نظریے کی حمایت میں لکھی تھیں (ملاحظہ ہو میری کتاب "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" حصہ اوّل، دوم اور "مسئلہ قومیت") جبکہ میں نے خود ۱۹۳۸ء میں تقسیم ملک کی اسکیم شائع کی تھی (ملاحظہ ہو میری کتاب مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ دوم صفحہ ۲۰۰ تا ۲۱۴) جبکہ میں نے ۴۴ء میں مطالبۂ پاکستان کو علانیہ حق بجانب قرار دیا تھا (ملاحظہ ہو میری کتاب رسائل و مسائل حصہ اوّل طبع دوم صفحہ ۲۵۹ تا ۳۶۲) جبکہ میں نے صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں پاکستان کے حق میں ووٹ دینے کی حمایت کی تھی (ملاحظہ ہو رسائل و مسائل حصہ اوّل صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۳)۔" (ایضاً)

یہ تمام کا تمام حصہ سخت مغالطہ انگیزی اور وکیلانہ چابکدستی پر مبنی ہے۔ آپ نے سیاسی کشمکش ۳ کا نام تک نہیں لیا جس کی بناء پر سارا تنازعہ ہے جس کے متعلق خود مودودی صاحب کا اپنا تاثر یہ ہے:۔

"۱۔ اس تیسرے مجموعہ کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک شخص بادی النظر میں یوں محسوس کرے گا کہ میں نے حصہ دوم کی اشاعت کے بعد سے یکایک اپنی پوزیشن بدل دی ہے اور خود اپنی بہت سی کہی ہوئی باتوں کی تردید کرنے لگا ہوں۔

(۲) رہے وہ حضرات جو صرف یہ دیکھ کر کہ کچھ ان کی پارٹی یا ان کی محبوب شخصیتوں کے خلاف کہا گیا ہے غضبناک ہو جاتے ہیں اور پھر اس سے بحث نہیں کرتے کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ حق ہے یا باطل۔ تو ایسے لوگوں کے غیظ و غضب کی مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ میں نہ ان کی گالیوں کا جواب دوں گا اور نہ اپنے طریقہ ہی سے ہٹونگا۔" (سیاسی کشمکش ۳ صفحہ ۴ و صفحہ ۹)

اصل بات یہی ہے کہ مودودی صاحب نے سیاسی کشمکش ۳ لکھ کر اپنے پہلے دونوں حصوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ مودودی صاحب نے اس تضاد بیانی کی جو توجیہہ کی ہو وہ لاکھ صحیح سہی۔ سوال تو یہ ہے کہ تحریک پاکستان پر اس کا کیا اثر پڑ سکتا تھا۔ نماز کتنا اسلامی عمل ہے مگر جہاد کے وقت کوئی مسجد میں جا کر نماز پڑھنا شروع کر دے تو خلیفۂ وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی فیصلہ ہوگا کہ یہ شخص اسلام کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ صرف نماز ہی نہیں بلکہ جہاد کے خلاف تقریریں کرنا اور جہاد کے لیڈروں پر الزام تراشی شروع کر دی جائے تو کیا ہوگا؟ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا غیر اغلب ہے کہ یہ شخص دوسروں کو بھی جہاد سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔

یہ بات نہیں کہ مودودی صاحب کو حقیقت سے واقفیت نہیں تھی۔ یہ تمام کتاب مودودی صاحب کے خلاف منہ بولتی شہادت ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا دیدہ و دانستہ کیا اور یہ جانتے ہوئے کیا کہ اس موقعہ پر ایسی گفتگو پاکستان کی تحریک کو کتنا عظیم نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس بات کی شہادت اس واقعہ سے بھی حتمی طور پر ملتی ہے جو مودودی صاحب کے سیکرٹری اور قائداعظم مرحوم کی ملاقات سے تعلق رکھتا ہے:۔

"ہفتہ وار اخبار "تھنکر" (THINKER) کراچی کی اشاعت بابت ۲۷۔ دسمبر ۶۳ء میں مسٹر قمرالدین کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"سال ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۲ء تک میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت میں کام کرتا رہا ہوں۔ ۱۹۴۱ء میں مولانا نے مجھے قائداعظم کی خدمت میں اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ میں ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کروں اور ان سے درخواست کروں کہ وہ مسلم لیگ کو جماعتِ اسلامی میں ضم کر دیں۔ راجہ صاحب محمود آباد کی عنایت سے قائداعظم کے ساتھ گل رعنا دہلی میں میری ایک ملاقات قرار پا گئی۔ دورانِ ملاقات قائد مرحوم نے میری باتوں کو پون گھنٹہ تک نہایت غور اور سکون کے ساتھ سنا۔ پھر وہ بولے کہ وہ مولانا مودودی کی خدمات کی بہت قدر کرتے ہیں لیکن اس نیم براعظم کے مسلمانوں کی زندگی اور ان کے کردار کی تطہیر سے زیادہ ضروری یہ کام ہے کہ ان کے لئے ایک آزاد سیاسی وطن حاصل کیا جائے۔ قائداعظم نے بتایا کہ جماعتِ اسلامی اور مسلم لیگ کے مابین کوئی تنازع موجود نہیں ہے۔ ان میں سے ایک جماعت ایک بلند تر نصب العین کے لئے کام کر رہی ہے اور دوسری وقت کی ایک شدید اور فوری ضرورت کی تکمیل کی خاطر کوشاں ہے۔ اگر اس فوری ضرورت کی تکمیل نہ ہو سکی تو جماعتِ اسلامی کا کام سخت دشوار ہو جائے گا۔ آخر میں قائداعظم نے فرمایا کہ ان کے لئے اسلامی علوم میں علم و فضل کا درجہ پانے اور پھر مولانا مودودی کی احیائے اسلام کی تحریک میں شامل ہونے کا اب موقعہ باقی نہیں رہا۔ تاہم اگر مولانا مودودی اپنے صالح نظریات سمیت مسلم لیگ میں تشریف لے آئیں تو ان کی آمد سے ہمارے ہاں سچے اسلامی کردار کی نشوونما میں بہت مدد مل سکتی ہے جس کی اس وقت ہمیں شدید حاجت محسوس ہو رہی ہے۔" (شہاب ۱۳/۵/۶۴ صفحہ ۱۲)

قائداعظم تو اس وقت مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے لئے ہندوؤں۔ کانگرسی مسلمانوں اور انگریزوں سے برسر جنگ تھے اور مودودی صاحب سیاسی کشمکش ۳ کو چھپوا چھپوا کر مسلمانوں میں فروخت کر رہے تھے جس میں آپ فرما رہے تھے:۔

"۱۔ ایک حقیقی مسلمان ہونے کی حیثیت سے جب میں دنیا پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے اس امر پر اظہارِ مسرت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ترکی پر ترک ایران پر ایرانی، اور افغانستان پر افغان حکمران ہیں۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں حکم الناس علی الناس للناس کے نظریہ کا قائل نہیں ہوں کہ مجھے اس پر مسرت ہو۔ میں اس کے برعکس حکم اللہ علی الناس بالحق کا نظریہ رکھتا ہوں۔ اور اسی اعتبار سے میرے نزدیک انگلستان پر انگریزوں کی حاکمیت اور فرانس پر اہل فرانس کی حاکمیت جس قدر غلط ہے اسی قدر ترکی اور دوسرے ملکوں پر ان کے اپنے باشندوں کی حاکمیت بھی غلط ہے بلکہ اس سے زیادہ غلط، اس لئے کہ جو تو میں اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں ان کا خدا کی حاکمیت کے بجائے انسانوں کی حاکمیت اختیار کرنا اور بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ غیر مسلم اگر ضالین کے حکم میں ہیں تو یہ مغضوب علیہم کی تعریف میں آتے ہیں۔

۲۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان کے جن علاقوں میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں وہاں ان کی حکومت قائم ہو جائے۔ میرے نزدیک جو سوال سب سے اقدم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس "پاکستان" میں نظام حکومت کی اساس خدا کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریۂ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً یہ "پاکستان" ہوگا ورنہ بصورتِ دیگر یہ ویسا ہی "ناپاکستان" ہوگا جیسا ملک کا وہ حصہ ہوگا جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا، کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں۔ اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کے بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے بلکہ نرا نیشنلزم ہے۔ اور یہ "مسلم نیشنلزم" بھی خدا کی شریعت میں اتنا ہی ملعون ہے جتنا "ہندوستانی نیشنلزم"۔

۳۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میری نگاہ میں اس سوال کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہندوستان ایک ملک رہے یا دس ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے۔۔۔۔ اگر یہ حکم الناس کے آگے جھکتا ہے تو جہنم میں جائے ہندوستان اور اسکی خاک کا پرستار مجھے اس سے کیا دلچسپی کہ یہ ایک ملک رہے یا دس ہزار ٹکڑوں میں بٹ جائے۔ اس بت کے ٹوٹنے پر تڑپے وہ جو اسے معبود سمجھتا ہو۔ مجھے تو اگر یہاں ایک مربع میل کا رقبہ بھی ایسا مل جائے جس میں انسان پر خدا کے سوا کسی کی حاکمیت نہ ہو تو میں اس کے ایک ذرہ خاک کو تمام ہندوستان سے زیادہ قیمتی سمجھوں گا۔

۴۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کرایا جائے۔" (سیاسی کشمکش ۳ صفحہ ۷۵ تا ۷۷)

ہم نے یہاں پوری عبارت باوجود طویل ہونے کے اس لئے نقل کر دی ہے کہ قارئین مودودی صاحب کی پوزیشن سمجھ لیں۔ پھر ذرا طریق جدل کا کمال دیکھئے کہ مودودی صاحب نے اپنے ڈیفنس میں یہ ساری عبارت نقل نہیں کی بلکہ صرف تیسرے پیرے کے چند آخری فقرے نقل کئے ہیں تاکہ دھوکا دیا جا سکے کہ آپ نے پاکستان کے قیام کے خلاف کچھ نہیں کہا۔

اس ساری عبارت کو پڑھ کر کیا یہ تاثر نہیں ہوتا کہ ایک مسلمان کے لئے پاکستان کے لئے جد و جہد فضول ہے۔ ایک مسلمان کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنے لئے الگ وطن حاصل کرتا پھرے۔ قائداعظم کی اوپر کی تصریحات کی روشنی میں مودودی صاحب کے الفاظ کو ملاحظہ کیجئے۔ کیا ایک مسلمان کو ورغلانے کے لئے اس سے بڑا ہتھیار دشمنانِ پاکستان کانگریس اور احرار وغیرہ بھی استعمال کر سکتے تھے؟

(باقی صفحہ [illegible] پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی مساعی

• ۱۱۷ افراد کا قبولِ اسلام • متعدد مقامات پر پبلک جلسے • خاص تقاریب میں شرکت

• نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کیلئے درس و تدریس • لٹریچر کی وسیع اشاعت

مکرم مولوی عبد الحمید صاحب انچارج اکرا مشن (غانا) بتوسط وکالت تبشیر

قسط نمبر ۲

ٹیچی من مشن (برونگ آہافو ریجن)

اس مشن کے انچارج مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب بن آدم ہیں وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار نے احمدیہ سالانہ کانفرنس سالٹ پانڈ میں شمولیت کی اور مطابق پروگرام خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا افتتاح ہوا خاکسار نے "ظہور مہدی کی علامات" کے موضوع پر جلسہ میں تقریر کی۔ نیز نماز فجر کے بعد ایک دن درس بھی دیا۔

جلسہ سالانہ کے بعد خاکسار ٹمالے سے تبدیل ہو کر ٹیچی من آ گیا۔ عرصہ قیام ٹمالے میں خاکسار کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا خاکسار سے پہلے یہاں کوئی مستقل مبلغ نہیں رہا مشن ہاؤس مکمل نہیں تھا۔ روشنی پانی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ جماعت کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ ادائیگی چندہ اور نماز وغیرہ کا کوئی احساس نہیں تھا۔ علماء مخالف تھے۔ ان حالات میں خاکسار نے کام شروع کیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ اچھے نتائج نکلے۔ مشن ہاؤس مکمل ہوا جماعت منظم ہوئی۔ احباب میں نماز باجماعت پڑھنے اور چندہ ادا کرنے کا احساس پیدا ہوا۔ الحمد للہ

ٹمالے میں خاکسار پبلک لیکچروں کے علاوہ ہر ہفتہ سکولوں اور کالجوں میں اسلام کی تبلیغ کرتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ خاکسار نے غیر احمدی علما سے بھی اچھے تعلقات قائم کئے۔ اور انہیں معلوم ہوا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ وہ اپنے جلسوں میں خاکسار کو بھی تقریر کے لئے بلاتے تھے۔ نیز بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک نائٹ سکول قائم کیا۔ ایک اور اہم کام ٹمالے میں مسجد بنانے کی تحریک تھی جو خاکسار نے کیا اور الحمد للہ اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اور ایک معقول رقم دوستوں سے جمع ہو گئی۔

ٹمالے سے ٹیچی من روانگی سے قبل مکرمی مولوی داؤد احمد صاحب انور جو ٹمالے خاکسار کی جگہ تشریف لائے تھے۔ ان کا احباب جماعت سے تعارف کرایا گیا۔ نیز ان کا تعارف غیر احمدی علماء اور ٹمالے کے متعدد افسران اور معززین سے کرایا گیا۔ ٹیچی من پہنچنے پر چونکہ رمضان المبارک شروع تھا خاکسار نماز تراویح پڑھاتا رہا۔ اور نماز کے بعد بخاری شریف سے کتاب الصوم کا درس دیتا رہا۔ نماز عید میں خدا کے فضل سے اس ریجن سے دو صد پونڈ سے زائد سے زائد صدقات الفطر جمع ہوئے۔

یہاں ایک احمدیہ پرائمری سکول موجود ہے جس کا لوکل منیجر خاکسار ہی ہے۔ سکول کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا گیا۔ اور بہتری کے لئے مناسب تجاویز کی گئیں۔ لوکل کونسل کا بھی ایک مڈل سکول یہاں ہے۔ خاکسار اس میں بھی دینی مسائل سکھانے کی غرض سے جاتا رہتا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دس سے زیادہ گاؤں کا دورہ کیا۔ جماعتوں کی تربیت کے علاوہ تبلیغی جلسے کئے اور اسلام اور احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ نیز یہاں کے ڈسٹرکٹ کمشنر اور پیرامونٹ چیف اور سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر سے ملاقات کر کے انہیں پیغام حق پہنچایا۔

خاکسار کو غانا یونیورسٹی کے تقسیم اسناد کی تقریب میں مدعو اور شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جہاں کئی احباب سے مذہبی تبادلہ خیالات ہوا۔ ایک مخلص دوست جن کا نام صادق ہے۔ انہوں نے خاکسار کے پاس ۵ دن قیام متعدد مسائل کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور حوالجات نوٹ کئے۔

حسب ہدایت یوم مسیح موعود اور یوم مصلح موعود منائے گئے۔ اور ہر دو موقعہ پر تقاریر کے ذریعہ احباب کو ضروری باتیں ذہن نشین کرائی گئیں۔

بعض عقیقہ کی تقاریب پیش آئیں جن میں خاکسار بچوں کے متعلق اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کرتا رہا۔ نماز فجر کے بعد خاکسار حدیث یا فتاوے احمدیہ کا درس دیتا ہے۔ اور نماز عشاء کے بعد نماز باترجمہ سکھاتا ہے۔

ٹمالے (شمالی ریجن)

اس ریجن کے انچارج مکرم مولوی سید داؤد احمد صاحب انور ہیں۔ وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی تبدیلی ماہ جنوری میں سالانہ کانفرنس کے بعد شمالی ریجن ٹمالے میں ہو گئی تھی۔ یہاں غیر احمدی پسماندہ حالت میں ہیں۔ عیسائیوں نے یہاں کئی سکول کھولے اور لوگوں کو عیسائی بنایا۔ لیکن مسلمانوں نے نہ تو علم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور نہ باہمی جھگڑوں سے کنارہ کش ہوئے۔ خاکسار نے اس علاقہ کا چارج مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب سے وسط جنوری میں لیا اور پہلے ہفتہ میں مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا۔ جس میں ممبران سے تعارف پیدا کیا اور آئندہ کام کا خاکہ متعین کیا۔

درس اور تراویح۔ چونکہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا تھا اس لئے نماز فجر کے بعد خاکسار حدیث شریف کا اور نماز عصر کے بعد قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ درس کے بعد دوستوں کو سوالات کی اجازت ہوتی تھی۔ یہ سلسلہ کافی مفید رہا۔ نماز عشا کے بعد نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام رہا۔ جس میں کافی تعداد میں مرد اور عورتیں شامل ہوئیں۔ نیز مختلف مسائل خصوصاً تربیتی امور کے متعلق وعظ و تلقین کی جاتی رہی نماز عید شہر سے باہر ادا کی گئی۔ خطبہ میں عید الفطر کی حکمت اور ایک مومن کی حقیقی عید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں واضح کی گئیں۔

رمضان المبارک کے بعد تبلیغی پروگرام مرتب کیا اور ہر ہفتہ کی شب کو شہر کے مختلف حصوں میں باری باری تبلیغی جلسے شروع کئے

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

راستہ کے آداب

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس بالطرقات قالوا یا رسول اللہ مالنا بدٌّ من مجالسنا نتحدث فیھا۔ قال۔ فاما اذا ابیتم فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حقہ؟ قال غضّ البصر وکفّ الاذیٰ وردّ السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابو سعید الخدری روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لئے بیٹھنے اور گفتگو کرنے کے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے راستوں میں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو راستہ کے حقوق ادا کرو۔ صحابہ نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ راستہ کے حقوق و آداب کیا ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا آنکھیں نیچی رکھنا کسی کو تکلیف اور ایذا نہ دینا۔ سلام کا جواب دینا نیکی کی تلقین کرنا اور بدی سے روکنا۔

تشریح۔ عام گزرگاہوں اور راستوں میں بیٹھنے کو معمول بنا لینا انتہائی معیوب فعل ہے اس سے سنجیدگی اور وقار جاتا رہتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو گھر کا صحن تنگ ہو۔ اور اس میں زنانہ و مردانہ کے الگ الگ صحن نہ ہوں یا اور کوئی جائز وجوہات ہوں اور مجبوراً راستہ میں بیٹھنا پڑے تو اس صورت میں بعض آداب کی پابندی کرنی ضروری ہوگی۔ اگر خواتین اس راستہ سے گزر رہی ہیں تو آنکھیں نیچی کرنی ہونگی۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنی ہوگی جو وقار اور حیا کے خلاف ہو۔ راستہ میں گند کانٹے اور جھاڑیاں اور گڑھے وغیرہ نہیں کھودنے ہوں گے۔ گالی گلوچ اور نازیبا حرکات سے رکنا ہوگا۔ اگر کوئی معیوب امر دیکھو تو اس سے رکنا ہوگا۔ اور نیک امور کی تلقین کرنی ہوگی۔

مندرجہ بالا آداب اور پابندیاں اسلامی معاشرہ اور اخلاق کے قیام میں بنیادی امور ہیں اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو باہمی تعلقات اور روابط میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔ حضور کا یہ ارشاد مبارک بہت سی پریشانیوں کا بہترین حل ہے۔ اور دور رس تعمیری نتائج کا حامل ہے۔

مرتبہ۔ شیخ نور احمد منیر

تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا اس دوران میں یہودا ڈمسن کے تین مناظروں سے حادثہ صلیب اور کفارہ کے موضوع پر بحث ہوئی جس کا بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا اثر ہوا۔

پبلک جلسے

یوم مصلح موعود ۲۰ر فروری کو ٹاؤن ہال میں ریجنل ایجوکیشن آفیسر کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا جس کے لئے دعوتی خطوط چھپوا کر تقسیم کئے گئے خاکسار نے اپنی تقریر میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس کا بالوضاحت پورا ہونا ثابت کیا۔

یوم مسیح موعود ۱۵ر مارچ کو ٹاؤن ہال میں ریجنل ایجوکیشن آفیسر کی صدارت میں ہی یوم مسیح موعود منایا گیا جس کے لئے ۵۰۰ دعوتی خطوط تقسیم کئے گئے جلسہ تقریباً ۲½ گھنٹے جاری رہا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ سوال و جواب میں صرف ہوا۔

ہر دو جلسوں کا اعلان مقامی ریڈیو پر بھی کیا گیا۔

علاوہ ازیں ہر اتوار کو سیکنڈری سکول اور گھانا کالج میں جا کر مسلم طلباء کی یونین میں دس تقاریر کیں ہر دو سکولوں کے پرنسپلز سے ملاقات کی اور لٹریچر دیا خاکسار کی کوشش سے اب ہر دو سکول میں احمدی طلباء اور بعض دوسرے بھی نماز باجماعت ادا کرنے لگے ہیں الحمد للہ

خطبات:- ہر جمعہ تمالے میں ادا کرنے کی کوشش کی گئی، خطبات میں خصوصاً تربیتی امور بیان کئے گئے

ملاقاتیں:- مشن ہاؤس میں آنے والے احباب کے سوالوں کے جواب دیئے گئے، اور بعض لوگوں سے مل کر رابطہ پیدا کیا گیا خاص طور پر ڈالی خو کو قومی اسمبلی کے ایک ممبر ہیں جنہیں لٹریچر دیا گیا اور تبلیغ بھی کی گئی اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے۔

دورہ جات:- مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا

۱- وآ- یہاں بفضلہ تعالیٰ ایک مخلص جماعت ہے جس نے ایک ایسی اعلیٰ مسجد تیار کی ہے جسے لوگ شوق سے دیکھنے کے لئے آتے ہیں خاکسار نے تین دن ان کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی اور تقاریر کیں۔

۲- **لولگا، ٹانگا و بوسگہ** - دوسرا دورہ ان مقامات کا کیا بوسگو ٹریننگ کالج میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تقریر کی اور سوالوں کے جواب دیئے، پرنسپل کالج کو لٹریچر پیش کیا۔

(۳) یوم پاکستان کی تقریب میں شمولیت کے لئے اکرا گیا۔ وہاں ارکان وفد کشمیر سے بھی ملاقات ہوئی نیز دیگر کئی معززین سے تعارف پیدا کیا۔

(۴) مارچ کے آخری ہفتہ میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ سالٹ پانڈ میں شمولیت کی۔

لٹریچر:- اخبار گائیڈنس کی ۳۰۰ کاپیاں ماہوار تقسیم کی گئیں نیز پرانے پرچے گائیڈنس اور ریویو کے جو بڑی تعداد میں یہاں پڑے تھے انھیں تقسیم کیا۔

درس:- نماز فجر کے بعد قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد حدیث شریف کا درس دیا جاتا ہے جن دوستوں کو نماز پوری یاد نہ تھی انھیں نماز یاد کرائی گئی۔

۵- **اکرا (مشرقی ریجن)** غانا کے دارالحکومت اکرا اور اس سے متصل مشرقی ریجن خاکسار عبدالحمید کے چارج میں ہے مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:-

تعلیم و تربیت:- بفضلہ تعالیٰ تمام خطبات جمعہ پڑھنے کا موقعہ ملا جن میں احباب کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی ایک خطبہ کو مانسی میں اخلاق فاضلہ کے موضوع پر دیا۔ رمضان المبارک میں اس بابرکت ماہ کے فضائل پر خطبے دیئے تراویح کا سلسلہ جاری رہا جو پرانے مشن ہاؤس میں ادا کی گئیں۔

۲- عید کی نماز باہر میدان میں ادا کی گئی بفضلہ تعالیٰ احباب اور خواتین اچھی تعداد میں شامل ہوئیں خاکسار نے خطبہ میں اشاعت اسلام اور اس کے لئے قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی

۳- ۸ر مارچ کی ماہوار میٹنگ میں خاکسار نے سورۃ ابراہیم سے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ کر کے اسلام کی برتری اور زندہ مذہب ہونا ثابت کیا۔

۴- ۲۷ر مارچ کو خطبہ جمعہ میں الفضل ۱۵ر مارچ کے ایک مضمون کا ضروری خلاصہ ترجمہ کر کے سنایا جس کا بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر ہوا۔ بعد نماز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

تبلیغ۔ خاکسار ۱۵ر فروری کو تیما گیا اور وہاں اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی واپسی پر وہاں کے ڈی سی صاحب کو منتخب کتب کا سیٹ پیش کیا انھیں پہلے بھی کچھ کتابیں دی گئی تھیں اور انھوں نے مزید کے لئے خواہش ظاہر کی تھی۔

۲- ۲۳ر فروری کو مشن ہاؤس میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا جلسہ میں مسٹر عبداللہ لوٹنگ، مسٹر اسمٰعیل بی کے اڈو، مسٹر جمال یوسف لارتی اور خاکسار نے پیشگوئی کی وضاحت کی اور اس کا بکمال پورا ہونا ثابت کیا جلسہ کے خاتمہ پر حضرت اقدس کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

۳- ۲۲ر مارچ کو مشن ہاؤس میں یوم مسیح موعود منایا گیا محمد آرتھر صاحب نے جلسہ کی صدارت کی قاضی مبارک احمد صاحب مبلغ ڈوگو نے حضرت اقدس کے بعض نشانات پیش کئے اور خاکسار نے حضور کی بعثت کی اغراض و غایت اور ان مقاصد کا بکمال پورا ہونا ثابت کیا۔

۴- کیجیبی (وولٹا ریجن) سے ایک احمدی دوست ابراہیم صاحب اکثر مشن ہاؤس اکرا خاکسار سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں ان کی خواہش پر خاکسار نے اپنے ریجن کے سرکٹ مشنری محمد ابراہیم مانو کو وہاں تبلیغ کے لئے بھجوایا وہاں کے چیف نے خود منادی کروا کر تمام لوگوں کو اکٹھا کیا بفضلہ بہت اچھا اثر ہوا۔ چیف نے اور ایک ڈاکٹر نے خاص طور پر لٹریچر طلب کیا جو خاکسار نے ان کو بھجوا دیا۔ الحمد للہ کہ اب مرکز کی طرف سے وہاں ایک مستقل مبلغ کا تقرر بھی ہو گیا ہے۔

خاص تقاریب میں شمولیت ۱۹ر مارچ کو غانا یونیورسٹی کے تقسیم اسناد کی تقریب میں شمولیت کی۔

۲- ۲۱ر مارچ کو ائیرپورٹ پر پاکستان سے آمدہ وفد کا استقبال کیا اور ۲۲ر مارچ کو پاکستانی شہریوں کی طرف سے وفد کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا تھا اس میں شرکت کی۔ نیز وفد کو ائیرپورٹ پر الوداع کہا۔

۳- ۲۳ر مارچ کو پاکستان ڈے کے سلسلہ میں ہائی کمشنر مقیم غانا کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب میں شمولیت کی۔

۴- ۲۹ر مارچ کو سالٹ پانڈ میں ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے گیا۔

جلسہ سالانہ غانا:- غانا کا جلسہ سالانہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوا تھا۔ جلسہ بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ خاکسار کی بھی ایک تقریر پروگرام میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مطہر زندگی" پر مقرر تھی جو خاکسار نے بفضلہ تعالیٰ کی۔

بین الاقوامی نمائش:- اکرا میں فروری ۶۵ء میں ایک انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر نمائش میں ایک احمدیہ بک سٹال قائم کرنے کا ارادہ ہے جس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ان شاء اللہ اس ذریعہ سے ہزارہا انسانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع مل جائے گا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

اشاعت لٹریچر اور خط و کتابت:- (۱) ریویو انگریزی کے پرچے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ غانا کی مختلف لائبریریوں کو پوسٹ کئے جاتے رہے۔ ان پرچوں کو دیکھ کر کئی جگہ سے لوگ لٹریچر طلب کرتے رہتے ہیں۔

(۲) اخبار گائیڈنس کے تقریباً ۳۰ پرچے ہر ماہ فروخت اور تقسیم کئے جاتے ہیں نیز ریویو کے ہمراہ لائبریریوں کو پوسٹ کئے جاتے ہیں (۳) اس سہ ماہی میں ۳۵ خطوط موصول ہوئے جن کے جواب دئے گئے اور لٹریچر پوسٹ کیا گیا۔

(۴) ۵۴ اصحاب مشن ہاؤس میں تشریف لائے جن سے گفتگو کی گئی اور مناسب لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۵) بفضلہ تعالیٰ لوگ ہمارا لٹریچر شوق سے خریدتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔

بیعتیں:- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستانی مبلغین اور افریقن مبلغین کی مجموعی کوششوں سے اس سہ ماہی میں ۱۱۷ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین الفضل سے ان کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا:- آخر میں محترم امیر صاحب جملہ پاکستانی اور افریقن مبلغین نیز دیگر تمام احمدی افراد کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض احسن طور پر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس براعظم کو جلد اسلام کے نور سے منور کر دے آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

لیڈر — (بقیہ صفحہ ۱)

الغرض مودودی صاحب کا ڈیفنس قطعاً مومنانہ نہیں ہے بلکہ محض معمولی پست ذہن عام فریقین مقدمہ کی طرح حیلہ جویانہ ہے۔ قائد اعظم مرحوم نے مودودی صاحب کی اور مسلم لیگ کی پوزیشن نہایت صاف لفظوں میں بیان کر دی تھی۔ مودودی صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے نظریات پر قائم رہتے ہوئے مسلم لیگ کا ساتھ دیتے مگر آپ نے ایسا نہ کیا بلکہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں خاص طور پر اپنے آپ کو الگ رکھا۔ اگر نعوذ باللہ مسلمان آپ کی باتوں پر جاتے تو پاکستان کا خیال ہونا ضروری تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا نہ ہوا۔ تاہم اس وقت ہم یہ نہیں کہتے کہ مودودی صاحب نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے اچھا کیا یا برا کیا یہ امر اس وقت ہمارا مبحث نہیں ہے اس وقت جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ اگر مودودی صاحب اب بھی اپنے اس کردار کو جائز سمجھتے ہیں تو ان کو صاف صاف ایسا کہنا چاہیئے اور ادھر ادھر کے دلائل دیکر اپنی پاکستان دوستی ثابت کرنا نہیں چاہیئے۔ ایک مومن کی شان یہی ہے کہ وہ حیلہ جوئی سے کام نہ لے بلکہ تقویٰ کے ساتھ عمل کرے۔

کیا یہ امر تقویٰ کے تقاضا کے مطابق نہیں کہ مودودی صاحب صاف صاف لفظوں میں اعتراف کر لیں کہ انہوں نے قائد اعظم کے مشورہ کو نہ ماننے میں سخت غلطی کی تھی۔ قائد اعظم ان سے یہ مطالبہ نہیں کرتے تھے کہ وہ اپنا اصلاحی پروگرام چھوڑ دیں بلکہ وہ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مسلم لیگ میں آ کر بھی اپنا پروگرام جاری رکھیں۔ البتہ وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ ایک فوری مقصد کی اہمیت کو نظر انداز نہ کریں۔ کیونکہ یہ فوری مقصد یعنی مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا حصول ان کے اصلاحی مقصد کے منافی نہیں بلکہ اس کا مؤید ہے۔ جب ایک علیحدہ وطن مسلمانوں کو حاصل ہو جائے گا تو وہ اپنے اصلاحی مقصد کے لئے کام آسانی سے کر سکیں گے۔ مگر مودودی صاحب کے سر پر تو گویا کوئی جن سوار تھا آپ نے پاکستانی خیال کے مسلمانوں کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ

> ورنہ جس جہنم میں ان کا جی چاہے جا کر گر جائیں۔ ہم اللہ کا کلمہ دوسرے لوگوں تک لے جائیں گے۔

لطف یہ ہے کہ آپ دوسرے لوگوں تک اللہ کا کلمہ پہنچانے کی بجائے خود بھی اس "جہنم" میں آ گرے۔

الغرض مودودی صاحب کے لئے اب بھی مومنانہ طریق یہی ہے کہ وہ صاف صاف اعتراف کریں کہ انہوں نے قائد اعظم کا مشورہ نہ ماننے میں سخت غلطی کھائی تھی اور محض حیلہ جویانہ طریقوں سے اپنی صفائیاں پیش نہ کریں ورنہ ان کا مقدمہ اس لحاظ سے ضرور "تاریخی مقدمہ" بن جائے گا کہ ایک تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا انسان جب مصیبت میں پڑتا ہے تو کس طرح اسلامی اخلاق اور تقویٰ کے طریق کار چھوڑ کر حیلہ جوئیوں پر اتر آتا ہے۔

گورونانک جی کا سفرِ مکہ

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

سردار تمشیر سنگھ جی اشوک نے اپنے مقالہ" میں گورونانک جی کے مکہ گھمانے کی من گھڑت ساکھی کے ثبوت میں حضرت رابعہ بصری۔ سید جلال الدین اور ابراہیم ادھم وغیرہ کے زمانہ میں مکہ کا حرکت میں آنا پیش کیا ہے اور اس کے لئے تذکرۃ الاولیا اور قصص الانبیاء والیسی کتب کے حوالہ جات دیئے ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کے حوالہ جات مشہور سکھ ودوانے بھائی ویر سنگھ جی بھی نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ کو سمپادت کرتے ہوئے درج کر چکے ہیں۔

(ملاحظہ ہو نانک پرکاش سمپادت ص۶۲۹)

اشوک جی اور ان کے ہم خیال لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر گروہ۔ فرقہ اور جماعت کے بعض مخصوص مسلمات اور اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جو ان میں امتیاز پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اگر انہیں نظر انداز کر کے کوئی بحث کی جائے تو وہ تحقیق حق نہیں ہوگی۔ اور اس طرح حقیقت بالکل الگ تھلگ رہ جائے گی۔ مثلاً ایک آریہ سماجی سے کسی مسئلہ پر بحث کرتے وقت ضروری ہوگا کہ اس کے مسلمات اور اصطلاحات کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر کوئی شخص اس کے سامنے سناتن دھرمیوں کے مسلمات پیش کرنا شروع کر دے اور ایسی کتب کے حوالہ جات درمیان میں لے آئے جو آریہ سماج کے لئے حجت نہیں تو ایسی بحث بے سود ہوگی۔ اگر کوئی فرد دس گورو صاحبان کے بعد انسانی گوروؤں کا سلسلہ بند سمجھنے والوں سے تبادلہ خیالات کرتے وقت نام دھاریوں کی مسلمہ کتب اور ان کی اصطلاحات کو سند کے طور پر پیش کرنا شروع کر دے یا نرملوں کے عقاید اور مسلمات درمیان میں لے آئے تو یہ بات نتیجہ خیز نہ ہوگی۔ اس طرح ہم احمدی مسلمانوں سے بحث کرتے وقت ضروری ہے کہ ہمارے مسلمات اور ہماری اصطلاحات کو مدنظر رکھا جائے۔ اور ایسی کتب سے حوالہ جات پیش کئے جائیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص اشوک جی سے بحث کرتے وقت گورو گرنتھ صاحب کے بھائی بنوں والے نسخہ سے یہ حوالہ پیش کر دے کہ گورو ارجن جی نے اپنے بیٹے گورو ہرگوبند جی کا بھدن کروایا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

بھدن انیت کرایا گور گیان جپائی
(رام کلی چھنت محلہ ۵)

اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ گورو گرنتھ صاحب کی رُو سے منڈن اور بھدن کرانا جائز ہے اور یہ گورمت کی تعلیم ہے۔ یا گور پرتاپ سورج گرنتھ سے حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے دیوی کی پوجا کی تھی۔ یا پنڈت تارا سنگھ جی نرولم کی مشہور کتاب "گور تیرتھ سنگرہ" کے حوالہ سے یہ بات پیش کر دے کہ پٹنہ صاحب میں گورو گوبند سنگھ جی کے حکمناموں کی ایک پوتھی ہے۔ اس کے ایک حکمنامے میں گورو صاحب موصوف کا بہت سے حقے منگوانا مرقوم ہے۔

(ملاحظہ ہو گور تیرتھ سنگرہ ص۱۰۴)

اور اس پر بنیاد رکھ کر یہ شور مچانا شروع کر دے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے نزدیک حقہ اور تمباکو کا استعمال جائز تھا۔ اور گورو صاحب نے خود بھی بہت سے حقے منگوائے تھے۔ یا اسی قسم کے اور حوالہ جات نقل کرنے شروع کر دے تو کیا اشوک جی اپنے مسلمات کی بناء پر ان باتوں کو درست اور سکھ دھرم کی تعلیم تسلیم کر لیں گے؟ اور ان کے مطابق اپنا نصب العین بنانے کے لئے تیار ہوں گے؟ ہمارے نزدیک تو صحیح اور درست طریق یہی ہے کہ ایک دوسرے کے مسلمات اور مسلمہ لٹریچر کو مدنظر رکھا جائے اور اس کے مطابق بحث کی جائے۔ تذکرۃ الاولیاء اور قصص الانبیاء وغیرہ ایسی کتابیں ہمارے لئے حجت نہیں۔ جس طرح کہ بھائی بنوں کی بیڑ اور گور بجت مال وغیرہ کتابیں اشوک جی کیلئے حجت نہیں ہو سکتیں۔

اس کے علاوہ بحث طلب بات تو یہ ہے کہ کیا گورونانک جی نے ایک مسلمان کے لباس میں مکہ معظمہ جاکر کعبہ کی طرف پاؤں کئے تھے اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ معظمہ یا کعبہ کو گھمایا تھا۔ اور یہ من گھڑت کہانی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں اور نہ ملیچھ کا مندر گھمانا گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر درج ہے۔ نیز یہ بے بنیاد قصہ جنم ساکھی بھائی بالا میں بہت بعد میں ملایا گیا ہے۔ اور یہ بات خود اشوک جی نے بھی دبی زبان میں تسلیم کر لیا ہے کہ جنم ساکھی کے پرانے نسخوں میں یہ واقعہ درج نہیں۔ تو اس صورت میں تذکرۃ الاولیا اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب کے حوالہ جات اس من گھڑت اور فرضی قصہ کو کیا تقویت دے سکتے ہیں۔ بالفرض اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ رابعہ بصری اور سید جلال الدین وغیرہ کے زمانہ میں کعبہ حرکت میں آیا تھا۔ تو کیا اشوک جی ان میں سے کسی بھی بزرگ کا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور مکہ کو چکر دینا ثابت کر سکتے ہیں۔ اور ان کتب کے حوالہ جات سے یہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے کہ گورونانک جی نے ضرور ضرور مکہ گھما دیا تھا۔ گورونانک جی کا ایک مسلمان کے لباس میں مکہ معظمہ جانا اور وہاں جاکر کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا۔ اور پھر مکہ کو چکر دینا ایک مستقل بحث ہے۔ اس لئے اشوک جی کا یہ بیان کرنا کہ چونکہ رابعہ بصری اور جلال الدین وغیرہ کے لئے کعبہ حرکت میں آیا تھا۔ اس لئے گورو جی نے بھی مکہ گھما دیا تھا۔ بالکل غلط طریق استدلال ہے۔

اشوک جی نے اپنے اس مضمون میں جگہ جگہ "مکہ" کے معنے "کعبہ" کئے ہیں جو کسی طرح بھی درست نہیں۔ مکہ تو ایک شہر ہے۔ اور کعبہ اس میں ہمارا مقدس قبلہ ہے جیسا کہ امرت سر ایک شہر ہے۔ اور دربار صاحب اس میں سکھ صاحبان کا دھرم استھان ہے۔ جس طرح امرتسر شہر کے معنے دربار صاحب نہیں لئے جا سکتے اسی طرح مکہ شہر کے معنے کعبہ بیان کرنے بھی درست نہیں۔ مگر اشوک جی محض ایک چھوٹے قصے کو درست ثابت کرنے کی غرض سے ایسا کرنا اپنا حق تصور کرتے ہیں۔

یہاں ہم یہ بیان کر دینا بھی مناسب خیال کرتے ہیں کہ کسی بھی سمجھدار مسلمان نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اینٹوں اور پتھروں سے تعمیر شدہ کعبہ سچ مچ حرکت میں آیا کرتا ہے یا کسی بزرگ کی زیارت وغیرہ کے لئے عرب سے ہندوستان یا کسی اور ملک میں چلا جایا کرتا ہے۔ یہ تو ان صوفیاء کرام کے کشوف اور رویا ہیں۔ جن کا اس عالم شہود سے کوئی تعلق نہیں اور ایسے نظارے صوفیاء کرام عموماً وجد اور "حال" کی حالت میں دیکھا کرتے تھے۔ جن کا تعلق ان مادی آنکھوں سے نہیں بلکہ روحانی آنکھوں سے ہوا کرتا تھا۔ اور یہ روحانی آنکھیں وہی ہیں جن کے بارہ میں سکھ دھرم کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

نانک سے انکھڑیاں بیئن جنی ڈسندو ماپری
(وار وڈہنس شلوک محلہ ۵ ص۵۷۷)
(و دار مارو شلوک محلہ ص۱۱۰۰)

یعنی جن آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا ہے وہ ان مادی آنکھوں سے بالکل مختلف ہیں سکھ لٹریچر میں ان روحانی آنکھوں کیلئے "دو درشٹی" کی اصطلاح موجود ہے۔

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ ارشاد ہے۔ کہ

"اللہ تعالیٰ ان آنکھوں یعنی عقل سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ تو ان حقیر چیزوں سے بالا اور بے انت ہے۔"

(ترجمہ از رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۳ء)

سردار بہادر کاہل سنگھ جی نابھہ کا بیان۔ کہ

"اللہ تعالےٰ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا"

(گورمت سدھاکر ص۳۷۱)

اور "دو درشٹی" یعنی روحانی آنکھوں سے مشاہدہ کئے گئے نظاروں کا اس مادی آنکھوں یا مادی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ چنانچہ گورونانک جی نے ان روحانی آنکھوں سے ہی اپنے ایک رویا میں اپنے مالک اور خالق اللہ تعالیٰ کا دیدار کر کے یہ فرمایا تھا کہ:۔

تیرے بنکے لوئن دنت رلیالا
سوہنے نک جن لمبڑے والا
کنچن کائیاں سوئنے کی ڈھالا
سدوں ڈھالا کرشن مالا جپو تسیں سہیلیو
(وڈہنس محلہ ۱ ص۵۶۷)

اب کوئی شخص اشوک جی کے طریق استدلال کو مدنظر رکھکر یہ کہنا شروع کر دے کہ گورونانک جی جس خدا تعالیٰ کو مانتے تھے اس کا حلیہ ہم انسانوں کی طرح ہے۔ اور اس کی خوبصورت آنکھیں اور موتیوں کی طرح دانت اور لمبے لمبے بال بھی ہیں۔ نیز اس کا جسم سونے کا ڈھلا ہوا ہے۔ گویا کہ وہ انسانی شکل میں سونے کا ڈھلا ہوا ایک بت ہے۔ تو میرے نزدیک یہ درست نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ حلیہ حقیقی نہیں بلکہ تمثیلی ہے۔ جو گورونانک جی نے کشف اور رویا میں اپنی روحانی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ اس مادی دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ غیر مجسم اور وری الورا اور لطیف در لطیف ہے۔ گورونانک جی نے خود بھی اللہ تعالیٰ کو غیر مجسم اور لطیف در لطیف تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:۔

سوکھم مورت نام نرنجن کائیاں کا آکار
(وار آسا شلوک محلہ ۱ ص۴۶۶)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

اندر سنت اگوچر نام اپارا
(مارو محلہ ۱ ص۱۰۳۱)

یعنی اللہ تعالیٰ لطیف در لطیف نہاں در نہاں ہے۔ اور وہ غیر مجسم ہے۔ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔

پس وہ اپنے بندوں پر کشوف اور رویا میں تمثیلی رنگ میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور کشفی دنیا کی باتیں۔ اس عالم شہود سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مگر ان کا تعلق روحانی دنیا سے ہوتا ہے۔ اور روحانی دنیا اس عالم شہود سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ یہ درست ہے کہ کسی صاحب کشف پر جب کشفی حالت طاری ہوتی ہے تو وہ یہی محسوس کرتا ہے کہ گویا کہ اس کی مادی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ مگر حقیقت میں وہ اپنی روحانی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے۔ اور کشف میں نظر آنے والے وجود یا اشیاء بھی مادی اور ٹھوس نہیں ہوتیں۔ ان کے وجود بھی تمثیلی ہی ہوا کرتے ہیں جنہیں سکھ لٹریچر میں "لنگ شریر" کے نام موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔ کہ:۔

"لنگ شریر ہو بہو انسانی جسم کی طرح نظر آتا ہے۔ مگر وہ ہڈیوں اور چمڑے کا نہیں ہوتا"

(ترجمہ از نانک پرکاش سمپاوت ص۷۹۹)

یہ "لنگ شریر" تمثیلی شکل و صورت کا ہی دوسرا نام ہے۔

پس جن صوفیاء کرام نے کسی وقت کعبہ کا حرکت میں آنا دیکھا ہے۔ انہوں نے یہ نظارہ عالم کشوف اور رویا میں "وجد" اور "حال" کی حالت میں دیکھا ہے اور اپنی روحانی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ عالم شہود اور مادی آنکھوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی نے بھی ایک مرتبہ کعبہ کا حرکت میں آنا دیکھا تھا۔ اور یہ بات بھائی ویر سنگھ جی نے مکہ گھمانے کے من گھڑت واقعہ کی دلیل کے طور پر پیش کی ہے۔

(ملاحظہ ہو نانک پرکاش سمپادت ص۶۲۹)

باقی

فہرست چندہ تعمیر دفتر وقف جدید بابت سال ۱۹۶۴

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"رہتی دنیا تک دُعا" کی تحریک کے عنوان سے تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

مکرم ایم اے خورشید صاحب کراچی منجانب
والدہ مرحومہ رحیمن بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی
قدرت اللہ صاحب سنوری ۱۰۰۰/- نقد
الحاج نوابزادہ محمد امین خانصاحب نوح ۱۵۰/- "
لابہ ناصر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ لائلپور ۱۰۰/- "
جماعت رحیم یارخاں ۱۲۵/- "
قریشی رشید احمد صاحب رحیم یارخان
منجانب والدہ مرحومہ ۱۰۰/-
چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ رحیم یارخان ۱۰۰/-
چوہدری محمد شریف صاحب آڑھتی صادق آباد ۱۰۰/-
چوہدری اللہ داد صاحب " " ۱۰۰/-

چوہدری رحمت علی صاحب ۶/۶۵ رحیم یارخان ۱۰۰/-
چوہدری نصیر احمد خاں صاحب " ۱۰۰/-
" غلام احمد صاحب ڈنڈی " ۱۰۰/-
" چوہدری عطاء اللہ صاحب امیر جماعت ظفرگڑھ ۱۰۰/- نقد
مولوی عصمت اللہ صاحب بہلولپور - لائلپور ۱۰۰/-
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب " ۱۰۰/-
" غلام نبی صاحب چک ۱۲۵
لائلپور ۱۰۰/-
" ناصر احمد صاحب " ۱۵۰/-
" نصیر احمد صاحب " ۱۵۰/-
عاشق حسین صاحب " ۱۰۰/-

جملہ مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمادیں۔
(ناظم مال وقف جدید)

مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

جماعت احمدیہ چک ۴/۵۳ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور کی مسجد کی بنیاد بعد نماز فجر مورخہ ۲۲ مئی ۶۴ء بروز جمعۃ المبارک رکھی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعا والی اینٹیں بنیاد میں رکھی گئیں۔ چوہدری احمد دین صاحب صحابی نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں مسجد کی تعمیر کی جلد از جلد توفیق دے اور ہمارے لئے اور ہماری اولادوں کے لئے روحانی طور پر زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوں۔
عبدالرحمٰن قادیانی
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۴/۵۳ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور

شکریہ احباب

مخزم خانصاحب میاں محمد یوسف خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

کثیر التعداد احباب نے میرے اس غم میں کہ میرا جوان نورِ نظر عزیز سلیمان (اللھم اغفر لہ) مجھے داغ مفارقت دے کر اللہ تبارک و تعالےٰ جل شانہ کی آغوشِ رحمت میں حاضر ہو گیا۔ میرے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اس عاجز کے غم میں شریک ہوئے۔ یہ خاکسار ان سب احباب کرام کا تہ دل سے ممنون ہے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ انہیں اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور دنیا اور آخرت میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اللھم آمین۔ میں کوشش میں ہوں کہ ان سب احباب کا ذاتی طور پر بھی انفرادی رنگ میں شکریہ ادا کروں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ مجھے اس کی توفیق شامل حال فرمادے۔ یا رب العلمین۔
(آپ کا خادم بھائی۔ محمد یوسف)

داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ملتان

دن اور رات کی کلاسیں۔ کورسز (۱) شارٹ ہینڈ (انگلش یا اردو) (۲) ٹائپ رائیٹنگ (انگلش یا اردو) (۳) انگلش و اردو (۴) جنرل کامرس (۵) کمرشل جیوگرافی یا (۶) سکریٹریل پریکٹس
شرائط: میٹرک (ایف اے۔ بی اے کو ترجیح)
مستحقین کے لئے سرکاری وظائف کی توقع۔ خادم دفتر انسٹی ٹیوٹ سے۔ ہوسٹل موجود۔ تحریری امتحان و انٹرویو ۳۰/۶/۶۴ درخواستیں ۲۵/۶/۶۴ تک۔ (پ۔ ٹ ۲/۶/۶۴)
(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دُعا

۱- میری بھتیجی عزیزہ نسیم اختر بنت شیخ صدیق احمد صاحب آف ڈیرہ اسمٰعیل خاں پشاور یونیورسٹی سے بی اے فائنل کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔
حکیم خورشید احمد — ربوہ

۲- میرے ابا جان بہت کمزور ہو گئے ہیں اور بیمار رہتے ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (طاہرہ نصرت حبیبی بنت مکرم محترم ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب سیکرٹری مال چک ۱۲ R.B چوہدری والا)

۳- میری بھتیجی ولایت بیگم سیڑھیوں سے گر گئی ہے۔ سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد صادق پنشنر۔ متصل مسجد احمدیہ نو بھیرہ۔ ضلع سرگودھا)

۳- شیخ اصغر صاحب سب انسپکٹر پولیس آجکل سروس ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ شیخ صاحب نہایت مخلص اور سلسلہ کے خادم ہیں۔ احباب کرام ان کی کامل صحتیابی اور عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(حکیم محمد لطیف امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

۴- میرے ماموں میاں مولوی عبدالصمد صاحب شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالشکور)

۵- امسال خاکسار سمیت کیڈٹ کالج پٹارو کے سات احمدی طلباء مختلف جماعتوں کا امتحان دے رہے ہیں۔ تمام طلباء کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار سہیل حمید ناظم آباد کراچی)

۶- خاکسار کاروبار میں ناکامیوں کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ دیگر حالات بھی تسلی بخش نہیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔
(خاکسار میاں چراغ دین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۷- خاکسار نے نئی جگہ کاروبار شروع کیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نئی جگہ بابرکت کرے اور تمام مشکلات سے نجات دے۔
(خاکسار ڈاکٹر سلیم احمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی و ڈگری ضلع تھرپارکر)

۸- خاکسار کی والدہ برکت بی بی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد مکمل آرام دے نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(محمد یوسف فوٹو گرافر۔ محلہ کریم نگر لائلپور)

۹- میرے بڑے ماموں میر مسعود احمد صاحب کے مثانہ کا اپریشن ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ مگر پیرانہ سالی اور ضعف کے شدید تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ قارئین الفضل سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے ماموں صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرمائے۔
(خاکسار ذوالفقار احمد ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۰- میرے بھائی سید تنویر احمد مورخہ ۵/۶/۶۴ کو بذریعہ کار کراچی سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔
(سید شاہ میر احمد اشرف دارالضیافت ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۱۱- محترمہ والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت مولانا بقاپوری صاحبؓ) کو گزشتہ ایام میں اچانک اعصابی درد دل کا دورہ شروع ہو گیا تھا۔ اور اسی کے ساتھ ہی گھٹنوں کا درد بھی عود کر آیا۔ آج کل پشاور میں ان کا علاج بذریعہ بجلی جاری ہے۔ احباب سے دعا کے لئے التماس ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(مبارک احمد بقاپوری ۱۰۷۔ الیف پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی)

دعائے مغفرت

میری بیوی رفیقہ بیگم مورخہ ۱۷/۵/۶۴ کو وفات پاگئیں ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی دو بچیاں یادگار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان بچیوں کا حافظ و ناصر ہو۔
محمود احمد دعا نذرد چک نمبر ۶۶ ضلع لائلپور ڈاک خانہ خاص براستہ دسوہہ

تصحیح

۱- مورخہ ۳/۵/۶۴ کے اخبار الفضل میں قمر الانبیاء فنڈ کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک نام سردار عبدالرحمٰن صاحب شاکر ربوہ غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح نام سردار عبدالحق صاحب شاکر ربوہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (برائے صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲- مورخہ ۶/۶/۶۴ کے الفضل میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں۔ ان میں مسل ۱۲۳۵۵ میں نذیر احمد نام غلط شائع ہوا ہے۔ اصل نام "نذیراحمد" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں

۲۷۔ عزیزم منیر الحق ربوہ ابن مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ .. ۔۔ ۳ روپے

۲۸۔ عزیزم امتیاز احمد راجیکی دار الرحمت وسطی ربوہ .. ۔۔ ۵ "

۲۹۔ عزیزہ صادقہ رمضان بنت مکرم صوفی رمضان علی صاحب دار الصدر شرقی ربوہ .. ۔۔ ۵ "

۳۰۔ بچگان محترمہ امۃ بی بی صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات .. ۔۔ ۲ "

۳۱۔ ابن مکرم چوہدری اکبر علی صاحب " .. ۔۔ ۵ "

۳۲۔ دختر محترمہ حیات بیگم صاحبہ " .. ۔۔ ۶ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے، جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۲۵۵۔ عزیز سید شعیب احمد سلمہ اللہ بذریعہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ .. ۔۔ ۳۱۰ روپے

۲۵۶۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب مرحوم والدین .. ۔۔ ۳۰۰ "

۲۵۷۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جنرل ہسپتال لاہور .. ۔۔ ۳۰۰ "

۲۵۸۔ مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ووود میڈیکل سروسز سرگودھا۔ .. ۔۔ ۳۰۱ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اپنی سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی قسط تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کی دوسری قسط درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱۴۔ مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ .. ۔۔ ۵ روپے

۱۵۔ مکرم محمد یعقوب صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ .. ۔۔ ۱ "

۱۶۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب دفتر وکالت تبشیر ربوہ .. ۔۔ ۵ "

۱۷۔ " محمد صادق صاحب بٹ دفتر وصیت ربوہ .. ۔۔ ۱ "

۱۸۔ " مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ ربوہ .. ۔۔ ۶ "

۱۹۔ " قریشی محمد انور صاحب کارکن نظارت بیت المال ربوہ .. ۔۔ ۴ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہمارے وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی حصہ مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں ادا کریں۔"

ماہ مئی کا مہینہ گزر چکا ہے۔ ہمارے وکلاء ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنے عزیز اموال کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

برادرم چوہدری غلام رسول صاحب شاکر ولد چوہدری محمد حسین صاحب ساکن چک ۱۶۸ مراد کا نکاح عذرا پروین بنت چوہدری فیض محمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح سے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

(مرزا محمد سلیم اختر۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ ۱۰ رجون۔ مسٹر لال بہادر شاستری کی قیادت میں نئی بھارتی کابینہ نے کل صبح حلف اٹھا لیا۔ حلف صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے لیا۔ نئی کابینہ میں نہرو وزارت کے تمام ارکان شامل ہیں ان کے علاوہ تین مزید وزیر لئے گئے ہیں جن میں پنڈت نہرو کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی بھی شامل ہیں وہ اطلاعات و نشریات کی وزیر ہوں گی۔ اور بعد میں اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گی کابینہ میں جن دو دوسرے اصحاب کو شامل کیا گیا ہے وہ مسٹر ایس کے پاٹل اور مسٹر سنجیوا ریڈی ہیں۔ مسٹر پاٹل کو ریلوے اور مسٹر سنجیوا ریڈی کو فولاد و معدنیات کے محکمے دیئے گئے ہیں مسز اندرا گاندھی واحد نئی وزیر ہیں جو پہلے کبھی عہدہ وزارت پر فائز نہیں ہوئیں تاہم وہ قبل ازیں کانگرس کی صدر رہ چکی ہیں۔ مسٹر پاٹل پہلے وزیر خوراک و زراعت رہ چکے ہیں اور مسٹر ریڈی قبل ازیں اندھرا کی وزارت عظمےٰ اور کانگرس پارٹی کی صدارت پر فائز رہ چکے ہیں۔ مسٹر شاستری نے پنڈت نہرو کی طرح امور خارجہ اور ایٹمی توانائی کے محکمے اپنے پاس رکھے ہیں۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر شاستری نے ایک مضبوط اور متوازن ٹیم کا انتخاب کیا ہے اور انھوں نے دائیں اور بائیں بازو کے انتہا پسند عناصر کو کابینہ میں شامل نہ کر کے دانشمندی کا ثبوت دیا ہے مبصرین نے کہا ہے کہ نئی بھارتی حکومت کی بنیادی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور داخلی و خارجی امور کے بارہ میں اس کا رویہ وہی ہوگا جو پنڈت نہرو کا تھا۔

نئی دہلی۔ ۱۰ رجون۔ نئی بھارتی کابینہ کے ارکان کو حسب ذیل محکمے تفویض کئے گئے ہیں:۔

(۱) وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری۔ امور خارجہ (۲) مسٹر گلزاری لال نندہ امور داخلہ (۳) ٹی ٹی کرشنم چاری۔ خزانہ (۴) مسز اندرا گاندھی اطلاعات و نشریات (۵) سردار سورن سنگھ۔ صنعت انجینئرنگ و فنی ترقی، (۶) مسٹر وائی بی چاون۔ دفاع (۷) مسٹر سی سبرامانیم خوراک و زراعت (۸) مسٹر ہمایوں کبیر پیٹرولیم اور کیمیکلز (۹) مسٹر اے کے سین قانون و مواصلات (۱۰) مسٹر ستیہ نارائن سنہا پارلیمانی امور و شہری ہوا بازی (۱۱) مسٹر ایچ سی داسا پا۔ آبپاشی و بجلی (۱۲) مسٹر ایم سی چھاگلہ تعلیم (۱۳) مسٹر مہاویر تیاگی مالیات (۱۴) مسٹر ایس کے پاٹل ریلوے (۱۵) مسٹر سنجیوا ریڈی فولاد و معدنیات (۱۶) مسٹر ڈی سنجیوایا محنت و روزگار۔

● لاہور ۱۰ رجون۔ ریلوے وزیر مسٹر خان جونیجو نے کل شام صوبائی ایوان میں سال ۶۵-۱۹۶۴ء کا فاضل بجٹ پیش کر دیا اس مالی سال کے دوران میں ریلوے کو ۵۸ کروڑ ۰ ۰ لاکھ روپیہ آمدنی ہوگی اخراجات وضع کر کے ۶ کروڑ ۶۵ لاکھ منافع ہوگا اور سود کی ادائیگی کے بعد ایک کروڑ ۵۴ لاکھ روپے کی رقم فاضل رہے گی یکم جولائی سے ہر درجہ کے مسافروں کے کرایہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے اس مد میں ریلوے کی آمدنی پانچ فیصد بڑھ جائے گی بجٹ میں مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے بھی رقوم مختص کی گئی ہیں۔

● کراچی ۱۰ رجون پاکستان اور شام کے درمیان فضائی سمجھوتہ کے لئے شام کے فضائی وفد اور پاکستان کے محکمہ شہری پرواز اور پی آئی اے حکام کے درمیان بات چیت کا پہلا دور پی آئی اے ہیڈ کوارٹرز میں شروع ہوا شامی وفد کی قیادت شہری پرواز کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر امینی دملوج اور پاکستانی وفد کی قیادت محکمہ شہری پرواز کے ڈائریکٹر جنرل ایئر کموڈور ربّ کے داس کر رہے ہیں توقع ہے کہ دونوں وفود موجودہ فضائی سمجھوتہ پر نظر ثانی کریں گے جس پر ۱۹۵۳ء میں دستخط ہوئے تھے یہ سمجھوتہ اگلے ماہ ختم ہونے والا ہے۔

● لاہور ۱۰ رجون۔ ریلوے وزیر مسٹر محمد خان جونیجو نے کہا کہ مسافروں کے کرائے میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے چنانچہ یکم جولائی ۱۹۶۴ء سے باربرداری کی نئی شرحوں کے ساتھ ساتھ مسافروں کے ٹکٹوں کی قیمتیں بڑھا دی جائیں گی ہماری تجویز ہے کہ نچلے درجہ کے کرائے پانچ فیصد درجہ دوم ساڑھے سات فی صد اور درجہ اول دس فیصد کے حساب سے بڑھا دیئے جائیں اس اضافہ سے اس آمد میں کل آمدنی پانچ فیصد بڑھ جائے گی۔

● راولپنڈی ۱۰ رجون۔ قومی اسمبلی کے دو اجلاس منعقد ہوئے اور آئین میں ترمیم کے دوسرے مسودہ قانون پر دوسری خواندگی کے دوران میں حزب اختلاف کی ترامیم کی سات تحریکیں مسترد کر دی گئیں، حکمران پارٹی کو تقریباً ہر رائے شماری میں ایک سو کچھ ووٹ ملتے رہے اور حزب اختلاف کو ۲۹ ووٹ ملے صبح کے اجلاس میں حزب اختلاف کی دو ترمیمیں مسترد کی گئی تھیں جن پر رائے شماری میں حکومت کو ایک مرتبہ ۱۰۵ اور دوسری مرتبہ ۱۰۴ ووٹ ملے تھے پہلی تحریک مولوی فرید احمد نے پیش کی تھی اور جس میں انھوں نے تجویز پیش کی تھی کہ صدر کے عہدہ کی مدت ختم ہونے کے بعد صدر کو اپنے عہدے سے ہٹ جانا چاہیئے جبکہ بل میں کہا گیا ہے کہ صدر اس وقت تک صدر کے عہدے پر موجود رہے گا جب تک نیا صدر اپنا عہدہ سنبھال نہیں لیتا یہ ترمیم ۲۹ کے مقابلہ میں ۱۰۵ ووٹوں سے مسترد کر دی گئی، مولوی فرید احمد نے ایک اور ترمیم پیش کی جس میں تجویز کیا گیا تھا کہ صدر باری باری ہر صوبے سے چنا جائے۔

● عدن ۱۰ رجون۔ یہاں جنوبی عرب فیڈریشن کی حکومت نے اعلان کیا کہ گزشتہ دنوں کی جھڑپوں کے بعد یمن کی جو سرحدیں بند کر دی گئی تھیں اب وہ کھول دی گئی ہیں عدن نے حریت پسندوں کے بعض علاقوں پر مکمل قبضہ بھی کر لیا ہے

● پیکنگ ۱۰ رجون چین نے لاؤس کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لاؤس کے جھگڑے کا پرامن حل یہ ہے کہ ۱۴ غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس بلائی جائے۔

● راولپنڈی ۱۰۔ جون — پاکستان میں یکم اپریل ۱۹۵۹ء سے دسمبر ۱۹۶۳ء تک غیر ممالک کی طرف سے ۴۵ کروڑ اسی لاکھ روپیہ لگایا گیا۔ یہ سرمایہ تقریباً ۲۲ ممالک نے لگایا جن میں برطانیہ۔ امریکہ۔ مغربی جرمنی۔ جاپان۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ سویڈن۔ ہالینڈ قابل ذکر ہیں۔

● اقوام متحدہ ۱۰۔ جون — سلامتی کونسل کے دو افریقی ارکان مراکش اور آئیوری کوسٹ نے گزشتہ رات ایک مسودہ قرارداد تیار کیا جس میں جنوبی افریقہ کی حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے تحت گرفتار شدہ اور نظر بند افراد کے لئے عام معافی کا اعلان کرے۔ مراکش کے مندوب نے مسودہ قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسے فوری طور پر منظور کرا لینا چاہیئے کیونکہ آئندہ ہفتے سے جنوبی افریقہ کے گرفتار شدہ افراد کو سزائیں سنائی جائیں گی۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے نسلی امتیازات کے خلاف جنوبی افریقہ کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے

● لائل پور ۱۰ رجون — سرکاری اطلاع کے مطابق قومی اسمبلی کے سابق رکن چوہدری عزیز دین کی وفات سے خالی ہونے والی نشست این۔ ڈبلیو ۳۳ لائل پور ۱۱ کے لئے پولنگ ۲۵ رجون کو ہوگا۔ ووٹوں کی گنتی بھی اسی روز کی جائے گی۔

جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس ۶۴ء (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے جو کہ ۱۸ رجون ۶۴ء تک جاری رہے گا۔

انٹرویو روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک۔

شاندار نتائج۔ پرسکون ماحول۔ اسلامی فضا مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ اخراجات واجبی۔

(پرنسپل)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم مئی ۶۳ء لغایت ۳۰۔اپریل ۶۴ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے بھی ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہو گی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہ آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

● ڈھاکہ ۱۰ رجون — ڈھاکہ ہائی کورٹ کے ایک خاص بنچ کے سامنے حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے جماعت اسلامی پر عائد کردہ پابندی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت ختم ہو گئی عدالت نے اپنے فیصلہ کا اعلان نہیں کیا۔

بنچ جناب جسٹس اے ستار، جناب جسٹس علی اور جناب جسٹس ایم صیام پر مشتمل تھی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴